Regd. No. L 5254
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۸ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۳ ہش ★ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۸۸

حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ حضرت حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۴ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب کو گیارہ بجکر ۵ منٹ پر انتقال فرما گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

گزشتہ چار روز سے آپ کو بخار اور بلغم کی شکایت تھی۔ تین روز بعد بخار تو اتر گیا۔ لیکن بلغم کی تکلیف بدستور قائم رہی۔ کل رات اس کی وجہ سے دل پر اثر پڑا اور قدرے سانس اکھڑ کر آنے لگا اس کے بعد جلدی ہی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اور آپ اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۲ سال تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے نیز آپ کو حضور علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کے خاص افضال میں سے ایک نمایاں فضل اس رنگ میں ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کثیر اولاد عطا فرمائی۔ چنانچہ آپ کے ہاں ۱۸ بیٹے اور ۵ بیٹیاں ہوئیں جن میں سے گیارہ بیٹے اور چار بیٹیاں بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں تین نسلوں کو پھلتے پھولتے دیکھا جن کی مجموعی تعداد بفضلہ تعالیٰ ۱۵۰ ہے۔

آج نماز جمعہ کے بعد مسجد احمدیہ سے آپ کا جنازہ باغ بیرون دہلی دروازہ میں لایا گیا۔ جہاں جماعت احمدیہ لاہور کے کثیر احباب نے مکرم مولوی عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کی۔ آپ موصی تھے۔ چنانچہ بعدہٗ آپ کا جنازہ بذریعہ لاری ربوہ لے جایا گیا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے

یہ معاہدہ ایک سال کیلئے ہوگا اور اس کے تحت ہر فریق دو کروڑ اسی لاکھ پونڈ کی تجارت کریگا

کراچی ۲۹ اکتوبر آج صبح کراچی میں پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے یہ معاہدہ ایک سال تک نافذ العمل رہے گا۔ اس کے تحت ہر فریق دو کروڑ اسی لاکھ اسٹرلنگ کی تجارت کرے گا ایک سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سٹرلنگ کی روئی اور دو لاکھ گانٹھ پٹ سن جاپان بھیجے گا۔ کھالیں اور خام اشیاء اور چاول بھی جاپان بھیجے جائیں گے۔ اس سامان کے بدلے پاکستان جاپان سے سوتی کپڑا۔ سوت۔ لوہا۔ فولاد کیمیاوی اشیاء اور تعمیری سامان خریدیگا چھیاسی لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کا سامان حکومت کے حساب میں خریدا جائے گا۔ اور ایک کروڑ تراسی لاکھ پچاس ہزار پاؤنڈ کا سامان عام لائسنسوں کے تحت برآمد کیا جائے گا۔

یہ معاہدہ توثیق کے لئے کل کابینہ میں پیش کیا جائے گا۔ سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد جاپانی وفد کے لیڈر نے کہا کہ میرے خیال میں یہ سمجھوتہ پہلے سمجھوتہ کے مقابلہ میں ہر طرح سے بہتر ہے انہوں نے کہا کہ جاپان دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو برقرار رکھنے اور اسے فروغ دینے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔

شہزادہ سیف الملوک ناصر مہتر چترال مقرر کر دیئے گئے

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ گورنر جنرل نے شہزادہ سیف الرحمان مرحوم کی وفات کے بعد ان کے بڑے لڑکے شہزادہ سیف الملوک ناصر کو مہتر چترال مقرر کیا ہے۔ شہزادہ سیف الرحمٰن چند روز ہوئے ایک ہوائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے تھے۔ چار سالہ سیف الملوک ناصر کی والدہ کو ان کے سن بلوغ تک پہنچنے تک ان کا سرپرست مقرر کیا گیا ہے۔ مالاکنڈ کے پولیٹیکل ایجنٹ چترال کے ریجنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ چترال کے ایڈیشنل پولیٹیکل ایجنٹ بدستور وزیر اعظم اور مہتر چترال کے مشیر کے طور پر کام کرتے رہیں گے۔

★ نئی دہلی ۲۹ اکتوبر ہندوستان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ آسام کی شمال مشرقی سرحدی ایجنسی میں ناگا قبائلیوں نے نئی ریاست بنالی ہو

امریکہ اور ہندوستان کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کا اعتراف

ٹوکیو ۲۹ اکتوبر امریکہ میں ہندوستان کی سابق سفیر مسز وجے لکشمی پنڈت نے کہا ہے کہ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان اتنے اچھے تعلقات نہیں رہے جتنے ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے ٹوکیو میں ایک تقریب کے دوران میں کہا کہ امریکہ اور ہندوستان میں مفاہمت نہ صرف دونوں ملکوں کے لئے بلکہ ساری دنیا کے لئے مفید ثابت ہو گی۔

ایران کے وارث تخت علی رضا پہلوی صحیح سلامت مل گئے

تہران ۲۹ اکتوبر۔ ایران کے وارث تخت علی رضا پہلوی آج صبح صحیح سلامت مل گئے۔ وہ بدھ کی شام سے لاپتہ تھے۔ وہ بحیرہ کیسپین کے ایک ساحلی مقام گنبد کاؤس سے ہوائی جہاز میں سوار ہوئے تھے۔ لیکن انہیں ہوائی جہاز کی خرابی کی وجہ سے ساحل پر ہی اترنا پڑا تھا۔ کل دن بھر ان کی تلاش جاری رہی شہنشاہ ایران بھی تلاش کرنے والی پارٹیوں میں شامل ہو گئے تھے۔ دراصل شہنشاہ کی سالگرہ کے سلسلہ میں تمام تقریبات منسوخ کر دی گئیں۔

سیاسی کمیٹی میں پاکستان آسٹریلیا اور سیام کی قرارداد

نیو یارک ۲۹ اکتوبر۔ کل اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں پاکستان آسٹریلیا اور سیام نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں لاؤس اور کمبوڈیا کی اقوام متحدہ میں داخلہ کی حمایت کی گئی ہے۔ سیاسی کمیٹی جلد ہی اس قرارداد پر بحث کرے گی۔ لاؤس اور کمبوڈیا نے دو سال پہلے اقوام متحدہ میں داخلہ کی درخواست دی تھی۔ مگر روس نے حق تنسیخ استعمال کر کے اسے رد کر دیا تھا۔

مغربی جرمنی کے ایوان زیرین کے صدر کا انتقال

بون ۲۹ اکتوبر۔ مغربی جرمنی کی پارلیمنٹ کے ایوان زیرین کے صدر کا آج صبح بون میں انتقال ہو گیا۔

حسین فاطمی کی سزائے موت بحال

تہران ۲۹ اکتوبر۔ کل تہران کی اپیل کی خاص عدالت نے سابق وزیر خارجہ حسین فاطمی کی سزائے موت بحال رکھی۔

لیبیا میں مزدوروں کی حالت کا جائزہ لینے کیلئے ایک پاکستانی کا تقرر

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ مزدوروں کے بین الاقوامی ادارہ نے لیبیا میں مزدوروں کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے پاکستان کے مسٹر محمد اسلم کو مقرر کیا ہے۔ مسٹر محمد اسلم پاکستان میں بین الاقوامی ادارہ محنت کے نامہ نگار ہیں۔ وہ کل لیبیا روانہ ہو رہے ہیں۔

مسٹر ہلڈرتھ کراچی روانہ ہو گئے

نیو یارک ۲۹ اکتوبر پاکستان میں امریکہ کے سفیر مسٹر ہلڈرتھ کل شام نیو یارک سے کراچی آنے کے لئے لندن روانہ ہو گئے۔ روانگی سے پہلے انہوں نے کہا کہ امریکہ نے پاکستان کی امداد میں جو اضافہ کیا ہے۔ اس کی وجہ سے پاکستان میں امریکی وفد کا کام بہت بڑھ جائے گا۔

برما اور جاپان کے درمیان صلحنامہ کی بات چیت

رنگون ۲۹ اکتوبر۔ رنگون سے ایک خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ برما اور جاپان کے درمیان صلح نامہ کے متعلق بعض عارضی دفعات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ صرف ایک اہم معاملہ ابھی تک تصفیہ طلب ہے جو بعض ملکوں سے ترجیحی سلوک کے متعلق ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شرک سب سے بڑا گناہ ہے

عن عبد اللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الذنب اعظم عند اللہ قال ان تجعل للہ نداً و ھو خلقک

(صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک زیادہ بڑا ہے۔ فرمایا یہ کہ تو خدا کا شریک بنائے۔ حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے:

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب اور احباب جماعت

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب بہت قریب آ رہی ہے۔ حسب فیصلہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ "آمد رکھنے والے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ بطور چندہ جلسہ سالانہ ادا کرے"۔ جلسہ سالانہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات (جو کہ بڑی حد تک گرانی اشیاء) کے لئے یہ چندہ ناکافی ہوتا ہے۔ کیونکہ احباب اس چندہ کی ادائیگی کی طرف کماحقہ توجہ نہیں کرتے۔ اور جو چندہ ادا کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک حصہ یہ ملحوظ نہیں رکھتا۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ سے قبل ادا کر دیا جائے۔ تاکہ جلسہ کے انتظامات میں دقتوں کا سامنا نہ ہو۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ تمام دوست اگر اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر دیں۔ لیکن اس آمد سے جلسہ کے اخراجات پورے نہ ہوں۔ چاہیئے کہ کوئی آمد رکھنے والا احمدی ایسا نہ ہو۔ جو نہ صرف پوری شرح کے مطابق بلکہ انعقاد جلسہ سے قبل چندہ ادا نہ کرے۔

علاوہ روحانی امتیازات کے ہمارے جلسہ کو ایک یہ امتیاز بھی حاصل ہے۔ کہ ۳۵-۴۰ ہزار کے مجمع کے لئے متواتر کئی دن تک مرکز کی طرف سے کھانے کا انتظام ہوتا ہے۔ جلسے تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ اور ہمارے جلسے سے بڑے بڑے جلسے منعقد ہوتے ہیں جن کا انتظام برسراقتدار پارٹیاں کرتی ہیں۔ لیکن کھانے کا انتظام وہ لوگ بھی نہیں کر سکتے۔ ایسے بابرکت اور عدیم المثال جلسہ کے لئے عدیم المثال قربانی کی ہی ضرورت ہے۔ لہذا پریذیڈنٹ صاحبان و سکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق اپنی سعی کو تیز تر فرما دیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

موصی صاحبان متوجہ ہوں

دفتر ہذا کی طرف سے تمام موصیوں کو شروع سال یعنی مئی ۱۹۵۴ء میں فارم ہائے اصل آمد برائے سال ۵۳-۱۹۵۴ء پُر کرنے کے لئے بذریعہ عام ڈاک بھیجے گئے تھے۔ جن میں سے بیشتر موصیوں نے اپنے فرض کو سمجھتے ہوئے اسی وقت فارم پُر کر کے واپس بھجوا دیئے تھے جنہیں ان کا سالانہ حساب بھی روانہ کیا جا چکا ہے۔ لیکن جن موصیوں نے پہلی دفعہ فارم پُر کر کے واپس نہیں بھیجے تھے۔ ان کی خدمت میں فارم اصل آمد سال ۵۳-۱۹۵۲ء بذریعہ رجسٹری بھیجے جا چکے ہیں۔ اور اکثر کی طرف سے پُر ہو کر واپس بھی موصول ہو رہے ہیں۔ جنہیں ساتھ ساتھ ان کا سالانہ حساب روانہ کیا جا رہا ہے یہ بات نہایت افسوس سے کہنی پڑتی ہے۔ کہ دوست باوجود رجسٹری وصول کرنے کے فارم پُر کرنے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اور نہ ہی کوئی مناسب جواب دیتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ کہ آپ کو فارم ملتے ہی انہیں پُر کر کے واپس بھیجدیں۔ مگر ہوتا یہ ہے۔ کہ فارم بھیجنے کے بعد بار بار یاد دہانی کرانی پڑتی ہے۔ جس سے نہ صرف دفتر کے وقت کا ہرج ہوتا ہے بلکہ موصیوں کو خود اپنا حساب معلوم کرنے میں بھی بڑی دقت پیش آتی ہے

اب تک تمام موصیوں کو فارم مل چکے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ فوراً فارموں کو پُر کر کے واپس بھیج دیں۔ بعض موصیوں کو جو فارم بھیجے گئے تھے۔ وہ بوجہ عدم پتہ کے واپس آ گئے ہیں ایسے موصیوں کو چاہیئے کہ وہ ایک کارڈ لکھ کر فارم منگوا لیں۔ اور انہیں جلد پُر کر کے واپس بھیجدیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کی محبت

"خدا کی محبت ایک ایسی شے ہے۔ جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفّٰی انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جو پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ اور وہ وہ کچھ سنتا ہے۔ جو پہلے نہیں سنتا تھا"۔ (ملفوظات)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء بروز بدھ

امراء و صدران و سکرٹریان تبلیغ صاحبان مطلع رہیں۔ کہ حسب دستور سابق مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء بروز بدھ سرکاری طور پر یوم سیرۃ النبی (صلے اللہ علیہ وسلم) منایا جا رہا ہے۔

تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ اہتمام کے ساتھ اس دن جلسے منعقد کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر تقاریر کا انتظام کریں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی جائے طالب علموں اور چھوٹے بچوں کو بھی موقعہ دیا جائے۔ کہ وہ حضور (صلے اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کا کوئی ایک مشہور واقعہ بیان کریں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

کیا آپ نے سفر امریکہ کی تحریک میں حصہ لیا ہے

برادران کرام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برائے علاج امریکہ کا دورہ فرما دیں۔ اس سفر کا ذاتی خرچ حضور خود برداشت کریں گے۔ مگر حضور کے ساتھ جانے والے عملہ کا خرچ اندازاً ۷۵ ہزار روپے کیا گیا تھا۔ بعض احباب نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر ہی اپنے وعدوں کی ادائیگی کر دی تھی مگر بعض احباب سے وعدے تک بھی موصول نہیں ہوئے۔

احباب سے درخواست ہے کہ جنہوں نے وعدے کئے ہیں۔ اور ابھی تک ادا نہیں کئے۔ ان کی ادائیگی کی طرف جلد تر توجہ فرمائیں۔ اور جنہوں نے ابھی تک اس کار خیر میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں: (ناظر بیت المال)

احباب کی فوری توجہ کے قابل

منکرین حدیث کے رسالہ طلوع اسلام اور مودودیوں کے رسالہ ترجمان القرآن میں سلسلہ احمدیہ کی بلاوجہ مخالفت کی جا رہی ہے۔ ان رسالوں کے اعتراضات کے جوابات بالالتزام شائع کرنے کے لئے رسالہ الفرقان میں انتظام کیا گیا ہے۔ احباب جماعت میں سے اہل قلم اصحاب بھی اس طرف توجہ فرما دیں۔ نیز احباب کو بکثرت رسالہ الفرقان کی خریداری منظور کر کے ان رسالہ جات کے جوابوں سے آگاہ ہونا چاہیئے۔ نیز دوسرے خداترس اصحاب کے نام بھی رسالہ الفرقان جاری کروانا چاہیئے۔ رسالہ الفرقان کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

(مینیجر رسالہ الفرقان ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء

96

تیسرا نظام

(۲)

کل ہم نے اس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ اس وقت دنیا اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام کی باہمی کشمکش سے تنگ آکر ایک ایسے نظام کی متلاشی ہے جو اسے ان ہر دو مادی نظاموں کے جور و استبداد سے نجات دلا کر حقیقی امن کے راستے پر گامزن کر دے۔ ہم نے اس ضمن میں یہ بھی لکھا تھا کہ مسلمانوں کے بعض طبقے بجا طور پر اس خیال کا اظہار کر رہے ہیں۔ کہ وہ نظام جو دنیا کو حقیقی امن سے ہمکنار کر سکتا ہے۔ صرف اور صرف اسلام ہے۔ چنانچہ ایک حد تک اب دنیا کی نظریں اس امید کے ساتھ اسلام کی طرف اٹھنی بھی شروع ہو گئی ہیں کہ شاید اس کی پُر امن اور ہمہ گیر تعلیمات دکھی انسانیت کی رستگاری کا موجب بن سکیں۔ اور ان کی روشنی میں ایک ایسا نظام مرتب ہو سکے کہ جو اشتراکیت اور سرمایہ داری کے نقائص سے بکلی پاک ہو۔

ہم نے اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ فی الواقعہ اسلام کے ذریعہ ہی دنیا امن و سلامتی کے راستے پر گامزن ہو سکتی ہے۔ اس اندوہناک حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی تھی۔ کہ عین اس وقت جبکہ اشتراکیت اور مغربی جمہوریت کے تباہ کن اثرات سے بیزار ہو کر دنیا اسلام کی طرف قدم بڑھانے پر آمادہ نظر آ رہی ہے۔ اسلامی ممالک میں بعض ایسی تحریکیں اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ جو خود اسلام کے نام پر ایسے امن کش طریقے اختیار کرنا جائز سمجھتی ہیں۔ کہ جو اشتراکیت ایسی مادی تحریکوں کا طرۂ امتیاز ہیں۔ اسلام کے متعلق مغربی اور بعض دیگر اقوام میں جو جھا تاثر پیدا ہو رہا ہے۔ مذکورہ بالا صورت حال اس تاثر کے حق میں زہر قاتل سے کم نہیں ہے۔

چنانچہ جب ہم اخوان المسلمون فدایان اسلام اور اسی قسم کی دوسری اسلامی کہلانے والی جماعتوں کے طریق عمل کا جائزہ لیتے ہیں۔ تو ان کا طریق عمل اشتراکیت اور فاشزم کی تقلید میں کلیاتی نظریہ کا حامل نظر آتا ہے۔ وہ اپنے اپنے ملک میں سب سے پہلے اقتدار پر قبضہ جمانا چاہتی ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کو اسلام کی خوبیوں سے متاثر کرنے کی بجائے اسلام سے متنفر کر رہی ہیں۔ ان کا ابتاد وجود خود اپنے اپنے ملک میں فتنہ و فساد کا موجب بنا ہوا ہے۔ اخوان المسلمون ہی کو دیکھئے۔ اس نے مصر میں سخت شورش پھیلا رکھی ہے۔ ابھی کل ہی کی بات ہے کہ اس کے بعض افراد نے مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ پھر مصر کے باہر دمشق وغیرہ میں بھی اس کی سازشیں پھیلی ہوئی ہیں اور اس کا وجود مشرق وسطی کے اسلامی ممالک کے لئے سوہان روح بنا ہوا ہے۔ اسی طرح ایران میں فدایان اسلام نے سینکڑوں کے خون بہائے ہیں۔ اور پاکستان میں جماعت اسلامی نے جو کچھ کیا ہے اور کر رہی ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے چنانچہ فسادات پنجاب میں اس نے جو حصہ لیا۔ اس کا کچھ حال تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے معلوم ہو سکتا ہے۔

ہم الفضل میں اس رپورٹ کا وہ حصہ پیش کر چکے ہیں۔ جہاں مجلس عمل میں اسلامی جماعت کے مولانا نصر اللہ خاں عزیز اور مولانا امین احسن اصلاحی کے اس رجحان کا ذکر آتا ہے۔ کہ وہ حکومت کے خلاف سخت قسم کا براہ راست اقدام لینے پر مصر تھے۔ پھر اس جماعت کا نظریہ بھی اشتراکیت کے نظریہ سے اس حد تک ملتا ہے کہ یہ جماعت بھی اقتدار پر بالجبر قبضہ کی قائل ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس وقت دنیا اشتراکی اور سرمایہ داری نظاموں کی جنگجوئی کی وجہ سے سخت نالاں ہے۔ اور دل سے امن کی خواہاں ہے۔ ان نظاموں کی جنگی تیاریاں اسے خوف زدہ کئے دے رہی ہیں۔ ادھر مسلمانوں کا دعوے ہے۔ کہ اسلامی نظام ہی دنیا میں امن قائم کر سکتا ہے۔ مندرجہ بالا تحریکوں کے کارناموں کو دیکھتے ہوئے کیا اغیار کی نگاہوں میں اس کا مطلب بھی یہی نہیں ہوگا۔ کہ اسلام کے حامی بھی محض امن کے متعلق لاف زن ہیں۔ اور یہ کہ فی الحقیقت اسلام بھی امن قائم نہیں کر سکتا۔ جب اسلام کی دعویدار جماعتیں اپنے ملکوں میں خونریزی کا کھیل کھیل رہی ہیں۔ اور یہ وہ جماعتیں ہیں جو پورے اسلام کے نفاذ کی دعویدار ہیں۔ تو پھر کیا اسلام کا قیام امن کا دعوے بھی محض فریب اور دھوکہ نہیں ٹھہرے گا؟ ایسی صورت میں اسلام کو تیسرا نظام جو مذکورہ بالا دونوں نظاموں سے بہتر ہے۔ اور جو ان کا برباد کیا ہوا امن پھر قائم کرے گا کس طرح باور کیا جا سکتا ہے؟ ذیل میں ہم فسادات پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ سے کچھ اقتباسات نقل کرتے ہیں۔ جن سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جماعت اسلامی ملک میں کیسا اور کس طرح اسلامی نظام قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس نے فسادات پنجاب میں کیا پارٹ ادا کیا۔ اور پھر کس طرح سارا الزام دوسروں پر ڈال کر خود بری الذمہ ہونے کا دعوے کرنے لگی:۔

(۱) "جماعت اسلامی کا نظریہ نہایت سادہ ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت قائم کی جائے۔ جس کا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ ایک دینی یا سیاسی نظام قائم کیا جائے۔ جس کو جماعت "اسلام" کہتی ہے۔ اس نصب العین کے حصول کے لئے وہ نہ صرف پروپیگنڈے کو ضروری سمجھتی ہے بلکہ آئینی ذرائع سے (اور جہاں ممکن ہو وہاں قوت سے) سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خواہاں ہے۔" (صفحہ ۲۶۰ رپورٹ تحقیقاتی عدالت اردو)

(۲) "جماعت کی طرف سے یہ دعویٰ بالکل ناجائز ہے کہ سارا الزام حکومت پر عائد ہوتا ہے کیونکہ اس نے ان فسادات کو فرو کرنے کیلئے جو نہایت سرعت سے نہایت تشویش انگیز صورت اختیار کر رہے تھے قوت کا استعمال کیا۔ سید فردوس شاہ کو ۲ مارچ کی شام کو ایک غضب ناک ہجوم نے مسجد وزیر خاں کے اندر یا باہر قتل کر دیا۔ یہ بعد میں ہونے والے واقعات کا محض ایک پیش خیمہ تھا۔ لیکن اس حادثے کے بعد بھی جماعت اسلامی نے نہ اظہار تاسف کیا۔ نہ اس دحشیانہ قتل کی مذمت میں ایک لفظ کہا۔ بلکہ اس کے برعکس اس جماعت کے بانی نے آگ اور خون کے اس ہولناک ہنگامے کے درمیان "قادیانی مسئلہ" کا بم پھینک دیا۔" (صفحہ ۲۷۱)

(۳) "بہت سے اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں اور پولیس سپرنٹنڈنٹوں نے جو اطلاعات بصیغہ راز بھیجیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے ممبروں نے فسادات میں حصہ لیا۔ ڈپٹی کمشنر منٹگمری نے اپنی ڈائری مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۵۳ء میں ایک شخص سلطان احمد کا ذکر کیا ہے۔ اور اسی ضلع میں جماعت کا ایک اور ممبر محمد حسین تو گرفتار بھی کیا گیا تھا۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی کے پولیس سپرنٹنڈنٹوں نے بھی اپنی رپورٹوں میں ارکان جماعت اسلامی کی ان سرگرمیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو انہوں نے دوران فسادات میں اختیار کی تھیں۔" (صفحہ ۲۷۲)

اب ظاہر ہے کہ اخوان المسلمون ہو یا فدایان اسلام جماعت اسلامی ہو یا اسی طرح کی کوئی اور جماعت۔ جب طرز عمل یہ ہو۔ اور اس پر دعوے یہ کیا جائے۔ کہ اس دنیا کو جو اشتراکیہ اور مغرب کے جمہوری نظاموں کی سفاکیوں سے بیزار ہو چکی ہے۔ اگر امن ملے گا۔ تو ہمارے پیش کردہ اسلام سے ملیگا۔ تو دنیا والے جو پہلے ہی جنگ و جدال سے تنگ آئے بیٹھے ہیں۔ اسلام کو کیسے خاطر میں لا سکتے ہیں؟ اس میں شک نہیں اسلام اشتراکیت اور مغربی سرمایہ داری کے دونوں لادینی نظاموں کے مقابلے میں بہترین نظام ہے۔ اور جب تک دنیا اس پر گامزن نہیں ہوگی۔ وہ امن کا منہ نہیں دیکھ سکے گی۔ لیکن یہ نظام الٰہی نظام ہے۔ رحیم و کریم خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ نظام ہے یہ لادینی نظاموں کے امن کش طریقوں سے قائم نہیں ہوگا۔ اس کے قیام کا طریق ہر کہ و مہ کے ذاتی تصورات سے بالکل الگ ہے۔ وہ دنیا کے دانشمندوں کے تصورات سے بھی بالا ہے۔ کیونکہ اسلام کی طرح اس کے قیام کا طریق بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے مقرر کردہ ہے۔ اس کا علم ہمیں اللہ تعالیٰ کے انبیاء کے طریق اور نمونے سے مل سکتا ہے۔ جب تک ہم اس طریق کو اختیار نہیں کریں گے۔ نہ دنیا اسلام کی طرف آئے گی اور نہ دنیا میں امن قائم ہوگا۔

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے اجتماع کے دن قریب آ رہے ہیں۔ مجالس اس کے لئے تیاری کر رہی ہوں گی۔ مگر ابھی تک دفتر میں ضروری اطلاعات بہت کم مجالس کی طرف سے آئی ہیں بقیہ مجالس کو بھی اس طرف توجہ فرمانی چاہیئے۔

(۱) ہر خادم کے پاس بیج ہونا ضروری ہے۔

(۲) ہر خادم کے پاس خادم کا سامان (تھیلا معہ دوسری اشیاء) مکمل ہونا ضروری ہے۔

(۳) خیموں کا سامان مجالس اور خدام ساتھ لائیں۔

(۴) علمی مقابلوں میں مضمون نویسی کے لئے کاغذات ساتھ لائیں۔

(۵) ہر خادم کے پاس کپڑے کا بلہ ضرور ہونا چاہیئے۔ جس پر اس کا نام مجلس کا نام اور قطعہ کا نام لکھا ہوگا۔

(۶) خادم کے تھیلے میں بھنے ہوئے چنے ضرور ہوں۔ ورنہ تکلیف ہوگی۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

صدر صاحبان جماعت ہائے ضلع زیریں سندھ

اکتوبر ختم ہو رہا ہے۔ اور ماہوار رپورٹیں بھجوانے کا وقت آ رہا ہے۔ پوری پابندی سے کوشش کی جائے کہ آپ کی جماعت کے ہر شعبہ کی ماہوار رپورٹ متعلقہ پراونشل سکرٹری کے پاس ۵ نومبر سے پہلے پہنچ جائے۔ جماعتی کاموں کی صحیح نشوونما کے لئے آپ کے اس فرض کی ادائیگی بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ تبلیغی رپورٹیں۔ ملک غلام احمد صاحب عطاؔ ایم۔ایس۔سی پراونشل سکرٹری تبلیغ ڈاکخانہ محمد آباد کے نام اور تعلیم و تربیت کی رپورٹیں ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب پراونشل سکرٹری تعلیم و تربیت کے نام بھجوائی جائیں ۵ تاریخ کی مدخاص طور پر مدنظر رکھی جائے (پراونشل امیر جماعت احمدیہ زیریں سندھ)

مخفی روحانی امراض

(از بشیر احمد صاحب قمر متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ)

روحانی و جسمانی عالم میں ایک گہرا تعلق ہے. جس طرح جسمانی بیماریاں دو صورتوں میں ظاہر ہوتی ہیں. اسی طرح روحانی امراض کا بھی حال ہے. جسمانی امراض کی صورت اول تو واضح اور غیر مبہم ہوتی ہے. بیمار کی حالت خود پکار رہی ہوتی ہے. کہ واقع میں وہ کسی مرض کا شکار بنا ہوا ہے. مثلاً محرقہ. ہیضہ. ملیریا اور طاعون وغیرہ ایسی امراض ہیں. جو کہ فوراً اپنا اثر ظاہر کر دیتی ہیں. ایسی بیماری کے حملہ پر مریض کی جان کا ہر وقت خطرہ ہی رہتا ہے. لیکن اگر خدا کا فضل شامل حال ہو تو اکثر دوائی اور علاج معالجہ کارگر اور نافع بھی ثابت ہو جاتا ہے. اور بیمار خطرہ سے نکل کر صحت یاب ہو جاتا ہے.

دوسری صورت جسمانی بیماریوں کی وہ ہے. جو کہ اندر ہی اندر اپنا کام جاری و ساری رکھتی ہیں. اور آخر وہ بدن انسانی میں اس قدر گھر کر لیتی ہیں. جس کا علاج ناممکن ہو جاتا ہے. کیونکہ اول تو مریض کو اس بیماری کا بر وقت علم نہیں ہوتا. نا وہ اس کے انسداد اور روک تھام کے ذرائع و اقدام کو اختیار کرتا. لیکن اگر زمانہ قریب میں اس کو علم ہو بھی جائے. تو وہ اس کو ایک ادنیٰ اور معمولی چیز سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دیتا. اور نہ ہی ڈاکٹر کے مفید مشورہ کی ضرورت محسوس کرتا ہے. ایام شباب کی بدولت ایک عرصہ تو وہ اس کو بے ضرر خیال کرتا رہتا ہے. لیکن جونہی اس کے اعضاء کمزور اور جوانی بڑھاپے میں بدل جاتی ہے. تب اس کو محسوس ہوتا ہے. کہ یہ تو بڑی خطرناک مرض میرے ساتھ آ رہی تھی. جس کی میں نے اپنے جوانی کے خون سے پرورش کی. اس وقت وہ ہاتھ پاؤں مارتا ہے. ڈاکٹروں کے پاس بھاگا پھرتا ہے. اور ان کی منتیں سماجتیں کرتا ہے. بڑی بڑی رقم کا لالچ دیتا ہے. لیکن بسا اوقات اس وقت مرض کی جڑیں اتنی گہری ہو چکی ہوتی ہیں. کہ کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا.

یہی حال روحانی امراض کا بھی ہے. جو امراض روحانی صحت میں مخل ہوتی ہیں. بعض تو ان میں سے واضح ہوتی ہیں. مثلاً چوری. ڈاکہ. جھوٹ و فریب قمار بازی. جوا. شراب خوری. بددیانتی. حرام خوری اور زنا وغیرہ وغیرہ. یہ روحانی امراض جسمانی امراض تپ محرقہ. ہیضہ. ملیریا وغیرہ کی طرح واضح ہیں. جب یہ روحانی امراض بڑھ جائیں. تو ان کے لئے بھی ایک روحانی ڈاکٹر بھیجا جاتا ہے. جو کہ نبی مامور اور مجدد وغیرہ ناموں سے موسوم ہوتا ہے. لیکن اصل میں ان کا علاج بھی خود اس آدمی کے ہاتھ میں ہوتا ہے. کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. کہ میں کسی قوم کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے آپ کو نہیں بدلتی. پس اگر وہ ان کو چھوڑ دے. تو بظاہر اس کے تندرست اور پاکباز ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوتا. اور وہ قابل نجات سمجھا جاتا ہے. اور اللہ تعالیٰ کی بخشش کا مورد ہوتا ہے.

دوسری صورت روحانی امراض کی وہ ہے. جو جسمانی بیماریوں کی دوسری صورت کی طرح پہلے بالکل نامعلوم و محجوب ہوتی ہے. اور اس کو وہ کسی حالت میں عیب و نقص شمار نہیں کرتا. مثلاً کبھی تو بے جا غیظ و غضب کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے. جو کہ روحانی ترقی کی راہ میں بہت بڑی روک ثابت ہوتی ہے. اس کے ہوتے ہوئے انسان حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا نہیں کر سکتا. اور نہ ہی پورے شرح صدر سے حقوق اللہ سے سبکدوش ہو سکتا ہے. اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے. اور کبھی وہ خفیہ مرض حسد. کینہ. تعصب. ریا. غیبت وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہیں.

یہ سب ہی اپنی اپنی جگہ مستقل امراض ہیں. اور قرآن و حدیث نے ہر ایک سے مختلف مواقع پر بچنے کی ترغیب دی ہے. اور ان کو روحانی ترقیات میں ایک بہت بڑی روک قرار دیا ہے.

پس یہ ایسی خطرناک امراض میں سے ہیں. کہ جن کا انسان ہر وقت مرتکب ہو رہا ہوتا ہے. لیکن اس کو احساس تک نہیں ہوتا. کہ میں اپنے اس فعل سے جہنم کا ایندھن بن رہا ہوں.

عدم التفات اور بے توجہگی کے باعث اکثر دفعہ انسان ان امراض مخفیہ میں سے ہر ایک کا مرتکب ہو رہا ہوتا ہے. لیکن پھر بھی چیلنج کرتا ہے. کہ بھلا کوئی میرا عیب یا گناہ تو بتائے. اور اس کے مد نظر اس وقت کبائر ہوتے ہیں. مثلاً زنا. چوری. ناحق قتل وغیرہ.

حقیقت یہ ہے. کہ اگر ہم تدبر اور غور سے توجہ کریں. اور سوچیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے. کہ اصل میں خطرناک بیماری وہی ہوا کرتی ہے. جس کی صحیح تشخیص نہ ہو سکے. جو شخص صرف کبائر سے بچتے ہوئے اپنے آپ کو پاکباز خیال کرتا ہے. یقیناً وہ سخت غلطی پر ہے. اور قرآن کریم کے ایک حکم کے ایک حصہ "ماظهر منها" پر ہی عمل کرتا ہے. جو کہ کسی صورت میں بھی خدا تعالیٰ کی کامل خوشنودی کا باعث نہیں بن سکتا. کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین کہ وہ ظاہری و باطنی صفائی والے کو پسند کرتا ہے. ہاں اگر وہ ظاہری گناہوں و نافرمانیوں اور لغویات سے کنارہ کش ہو کر باطنی داغوں کو بھی دھونے کی کوشش کرتا ہے. اور کامیاب ہو جاتا ہے. تو یقیناً وہ خدا کا محبوب ہے. انہی دو قسم کی بیماریوں کو ترک کرنے اور دور رہنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے. ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن اور دوسری جگہ فرمایا. قل حرم ربی الفواحش ماظهر منها وما بطن (پ ۸ ع ۶ و ع ۱۱)

فواحش فاحش کی جمع ہے. اور الفاحش کے معنی ہر اس چیز کے ہیں. جو حد سے تجاوز کر جائے. رجلٌ فاحش جو قول یا فعل میں حد سے بڑھنے والا ہو. الفحش اس کا مصدر ہے. اس کے معنی قول و فعل میں قباحت کے ہیں. اس ٹکڑہ آیت کریمہ میں ظاہری فواحش سے بھی دور رہنے کی تلقین کی گئی ہے. خواہ وہ زیادتی اور حد سے تجاوز زبان سے تعلق رکھتا ہو. مثلاً لغو و فضول گفتگو یا سب و شتم اور بے موقعہ بولنا. یا دوسرے اعضاء جوارح سے

ظاہری طہارت اختیار کرنے اور فواحش سے اس صورت میں بچاؤ ہو سکتا ہے. کہ ہم اپنے ظاہری اعضاء و قویٰ کو ان کے موقعہ و محل پر اور جائز صورت میں استعمال کریں. تا خدا تعالیٰ کے حضور شرمسار و ذلیل ہونے کی نوبت نہ آئے. اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے. کہ ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا. یعنی یہ جو بن مانگے دولت تم کو عطا کی گئی ہے. اس کا صحیح مصرف اختیار کرو. بے شک یہ درست بات ہے. کہ اس بے بہا دولت میں سے قوت شنوائی قوت بینائی اور کھرے کھوٹے میں فرق کرنے والا دل ہے. ان سب کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا.

جس شخص کے دل میں کبائر سے بچنے کے باعث یہ خیال راسخ ہو چکا ہے. کہ میں بالکل معصوم اور بے گناہ ہوں. وہ سخت غلطی میں مبتلا ہے. اور اس کا یہی خیال اور وہم باطل ہی بہت بڑا گناہ ہے. چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:-

"حقیقت میں اس سے بڑھ کر اور کوئی گناہ نہیں. کہ اپنے تئیں بے گناہ خیال کیا جائے" (سرمہ چشم آریہ)

پس نہایت ہی خوف اور ڈر کا مقام ہے. کہ مبادا ہمارے کسی گوشہ میں کوئی ایسی مہلک و مضر شے رہ جائے. جو کہ ہمارے تمام اعمال کو کالعدم کر دے. اور روز محشر کو بجائے خدا تعالیٰ کی خوشنودی و رضا کے وارث بننے کے اسکی ناراضگی و عتاب کے مورد ہوں. اس وقت ہمارا اضطراب و قلق. رونا دھونا بالکل عبث و بیکار ہوگا.

آئیے ہم حاسبوا قبل ان تحاسبوا پر عمل کرتے ہوئے محاسبہ و مراقبہ کریں. اور اپنی مخفی و پوشیدہ امراض کی تشخیص میں منہمک ہو جائیں. تا کہیں اس کے بد اثرات و بد نتائج کے ظاہر ہونے پر ہمیں جزع فزع نہ کرنی پڑے. جبکہ وہ گھبرانا اور اضطراب خاک بھی فائدہ نہیں دے سکتے. اور کچھ وقت علیحدگی میں بیٹھ کر سوچیں. کہ کیا ہم کہیں ابدی و دائمی زندگی اور صحت پر اور مستقل اور نہ فناہ ہونے والی عزت پر ایک غیر مستقل عارضی زندگی اور عزت کو ترجیح نہیں دے رہے.

امراء۔ صدر صاحبان اور مبلغین کرام کی توجہ کے لئے

مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء کے موقع پر سب کمیٹی نظارت تعلیم و تربیت نے علاوہ دیگر سفارشات کے ایک یہ سفارش بھی کی تھی. جسے حضور نے منظور فرمایا تھا. کہ:-

"نظارت تعلیم و تربیت مقامی جماعتوں کے حالات کے بارہ میں ایک ایسی رپورٹ مرتب کرے. جو یہ ظاہر کرے. کہ فلاں فلاں جماعت تربیت کے لحاظ سے اچھی ہے. اور فلاں فلاں خراب. اس رپورٹ میں اچھے اور برے دونوں قسم کے حالات کا جائزہ لیا جائے. اور بتایا جائے. کہ جہاں تربیتی کام میں ناکامی ہوتی ہے. وہاں اس کے کیا اسباب ہوتے ہیں. اور جہاں کامیابی ہوتی ہے. وہاں کامیابی کے کیا اسباب ہوتے ہیں. اس رپورٹ کی اشاعت سب جماعتوں میں کی جائے. تاکہ جہاں جہاں کمزوری ہے. وہاں توجہ اور بیداری پیدا ہو"

(ریزولیوشن نمبر $\frac{269}{29-4-52}$)

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے امراء. صدر صاحبان اور مبلغین کرام کو مندرجہ بالا منظور شدہ سفارش لکھ کر بھجوائی تھی. تاکہ اس کے مطابق جماعتوں کے متعلق نام بنام رپورٹ بھجوائی جائے. چنانچہ نظارت ہذا کی فرمائش پر امراء اور صدر صاحبان نیز مبلغین کرام کی طرف سے رپورٹیں آ رہی ہیں. اور مختلف عہدیداران کی طرف سے چٹھی مرسلہ کی رسید موصول ہو گئی ہے. ان کی طرف سے رپورٹ کا انتظار ہے. یہ مختصر یاددہانی اس غرض سے کی جا رہی ہے. کہ جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں. ان میں تفصیل نہیں دی گئی. صرف اتنا لکھنا کافی سمجھ لیا گیا ہے. کہ جماعت کی حالت اچھی ہے یا بری ہے وغیرہ. حالانکہ سفارش میں یہ تحریر ہے. کہ "تربیتی کارروائی کی کامیابی اور ناکامی کے ساتھ وجوہات اور اسباب سے بھی مطلع کیا جائے. ان اسباب کامیابی یا ناکامی کا باعث شخصیتیں یا علم کی کمی یا بیرونی اثرات یا دیگر ماحول ان سب کی وضاحت کی ضرورت ہے. مگر ایسا نہیں کیا گیا. آئندہ مہربانی کر کے سفارش کے مطابق رپورٹ بھجوائی جائے. اور جو دوست رپورٹ بھجوا چکے ہیں. وہ مکمل صورت میں رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں.

(۲) جو رپورٹیں نظارت ہذا میں موصول ہوئی ہیں. ان میں جماعتوں میں ناکامی کے اسباب درج ہیں. جن کے ازالہ کے لئے جماعتوں کو کوشش کرنی چاہیئے. مثلاً (۱) نئی پود کے سرپرست اور والدین بچوں کی دینی تربیت کی طرف کم توجہ دیتے ہیں. اور دنیوی تعلیم کی طرف زیادہ رغبت رکھتے ہیں. اس لئے بچے بڑے ہو کر احمدیت سے مانوس نہیں ہوتے.

(۲) بعض جماعتوں میں تارک نماز اور نادہندگان چندہ ہیں. ان کی اصلاح نہیں کی جاتی. ان کا برا اثر دوسروں پر پڑتا ہے. ایسے احباب کی اصلاح کے لئے فوری توجہ چاہیئے. بالآخر امراء صدر صاحبان اور مبلغین کرام کو چاہیئے. کہ جو رپورٹ اس سلسلہ میں بھجوائیں. پوری تحقیق سے اور عہدیداران کی امداد سے بھجوائیں. تاکہ اس سے جو مقاصد وابستہ ہے. وہ حاصل ہو سکے. (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

حقیقی کامیابی عمل صالح سے وابستہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ انّ الّذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لھم جنّٰت تجری من تحتھا الانھٰر۔ ذالک الفوز الکبیر (البروج) یعنی وہ جو ایمان لائے اور اس کے ساتھ اس کے مناسب حال عمل بھی کئے۔ انہیں باغات ملیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اور یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

عمل صالح کے معنی ایسے عمل کے ہیں۔ جو مطابق حالات ہو۔ اور اگر حالات کے مطابق عمل نہیں ہوگا۔ تو وہ عمل غیر صالح ہوگا۔ عمل صالح کے معنی نیک عمل کے نہیں ہیں۔ بلکہ نیک اور مناسب حال عمل کے ہیں۔ یعنی عمل نیک بھی ہو اور ہو بھی موقع کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ عمل صالح کے نتیجہ میں کامیابی ملے گی کسی فرد کے یا قوم کے اعمال گو مذہب کے مطابق ہوں۔ اگر مناسب حال نہ ہوں گے۔ تو خدا تعالیٰ کا قانون توڑنے کی وجہ سے نہ کوئی فرد کامیاب ہوگا۔ اور نہ کوئی قوم کامیابی کا منہ دیکھے گی۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں سے انعام پانے والے چار قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح سب سے چھوٹا درجہ صالح کا ہے جب تک کوئی فرد صالح نہیں بن جاتا وہ نہ تو اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ اپنے درجہ میں ترقی کرکے شہید۔ صدیق یا نبی بن سکتا ہے۔ صالح اس انسان کو کہتے ہیں۔ جس کے اعمال میں صلاحیت ہو۔ یعنی جس کے اعمال نیک بھی ہوں اور حالات کے مطابق بھی ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا انسان کو سکھائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین یعنی اے بے حد کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے اللہ! تو ہمیں ان لوگوں کی راہ پر چلا جن پر تو نے انعام کئے۔ نہ ان کی راہ پر جن کے اعمال کی وجہ سے تو ناراض ہوا۔ اور نہ انکی راہ پر جنہوں نے تیرے در کو چھوڑا۔ پس حالات کے مطابق عمل کرنے سے انسان ترقی کرتا ہے۔ اور حالات کے مطابق عمل نہ کرنے سے وہ ناکام رہتا ہے اس دنیا میں بھی ذلیل ہوتا ہے اور اگلے جہان میں بھی ایک دفتر کا کلرک اگر اپنے دفتر کے وقت دفتر کا کام نہ کرے اور اپنے فرض منصبی کو چھوڑ کر قرآن مجید پڑھنے لگ جائے تو یہ عمل غیر صالح ہوگا۔ حالات کے مطابق دفتر کا کام کرنا عمل صالح تھا۔ مگر اس نے اس کو چھوڑ کر قرآن مجید پڑھنا شروع کر دیا۔ بے شک قرآن مجید پڑھنا نیک کام ہے۔ مگر اپنے موقع اور محل کے مطابق یہ نیک کام چونکہ نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ عمل غیر صالح ہوگا۔ ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے مکان کو آگ لگ جاتی ہے۔ اگر وہ نماز چھوڑ کر آگ نہیں بجھاتا۔ تو وہ عمل غیر صالح کا مرتکب ہوگا۔ اور اس کے نتیجہ میں اسکو آگ میں جلنا پڑے گا۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ ایک سرکاری ملازم کمرہ بند کرکے نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اس کے افسر کو چابیوں کی ضرورت پڑی اور اس نے دروازہ کو کئی بار کھٹکھٹایا اور اس ملازم سے چابیاں مانگیں۔ مگر وہ نماز پڑھتا رہا۔ اور اس نے دروازہ نہ کھولا۔ اس جرم پر اسے نوکری سے الگ کر دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ اس کو دروازہ کھول کر چابیاں اپنے افسر کو دے دینی چاہیئے تھیں۔ تو ثابت ہوا۔ اس سرکاری ملازم کا اس وقت نماز پڑھتے رہنا اور اپنے افسر کو چابیاں نہ دینا حالات کے مطابق عمل نہیں تھا۔ اور دروازہ کھول کر چابیاں دے دینا حالات کے مطابق عمل تھا نماز پڑھنا نیک کام ہے۔ مگر چونکہ موقع اور محل کو نہ دیکھا گیا۔ اسلئے یہ عمل عمل غیر صالح بن گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ رقم فرماتے ہیں۔

"حق یہ ہے کہ فردی اور قومی ترقی ہر عمل خیر سے نہیں ہوتی۔ بلکہ عمل صالح سے ہوتی ہے مسلمانوں نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا اور جس وقت اسلام کو سخت جہاد عقلی کی ضرورت تھی۔ اس وقت ان کے مذہبی آدمی مصلے بچھا کر اور تسبیحیں پکڑ کر گھروں میں بیٹھے رہے اور ان اعمال سے غافل رہے۔ جو کہ قومی ترقی کے لئے ضروری تھے ان کا کام تھا کہ مسلمانوں میں عملی قوت پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ اور ان کے اخلاق کو درست کرتے۔ اور علوم جدیدہ کے حاصل کرنے کی ترغیب دیتے۔ اور ان میں اتحاد عمل پیدا کرتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی نمازیں اور وظیفے اسلام اور مسلمانوں کو ہلاکت سے نہ بچا سکے"۔

(تفسیر کبیر جلد سوم ص۲۷)

صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس نکتہ کو خوب سمجھا اور انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منشاء کے عین مطابق ہر قسم کی قربانی کی۔ ان کا ہر عمل عمل صالح تھا۔ اور اس کے نتیجہ میں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس جہان میں خوشخبری دی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ضروری ہے کہ موقع اور محل کے مطابق قربانی کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"آج اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے۔ ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے۔ جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"۔

(فتح اسلام ص۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن قربانیوں کا مطالبہ فرمایا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑی قربانی یہ ہے کہ "ہمارا اسی راہ میں مرنا"۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں "سچائی کی فتح ہوگی۔ اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا۔ جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔ اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا۔ جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔ لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے۔ جب تک محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں۔ اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں۔ اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کر لیں"۔

(فتح اسلام ص۱۴-۱۵)

"ہمارا اسی راہ میں مرنا" کیا ہے۔ اس کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں۔

"خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذات کو چھوڑ کر۔ اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے"۔ (الوصیت)

یعنی خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے آپ کو لگا دینا۔ اور اسی راہ پر مر جانا یہی ایک فدیہ ہے جس سے کہ اسلام زندہ ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو کہ جو شخص خدا کی راہ میں دکھ اور مصیبت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا"۔

(بدر ۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

غرض "اسلام اور احمدیت کی ترقی ہم سے موت کا مطالبہ کرتی ہے۔ اگر ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ بغیر ان قربانیوں کے ہم اپنے مقصود کو حاصل کر لیں گے۔ تو ہم سے زیادہ احمق اور غلطی خوردہ اور کوئی نہیں ہو سکتا اسلام اور احمدیت کی ترقی ہماری قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور یہی موت ہے جس میں حقیقی زندگی پائی جاتی ہے"۔

تفسیر کبیر

(پارہ عم ص۳۷۲)

سورہ مریم کی تفسیر

گذشتہ سال حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مریم کا درس دیا تھا۔ اس کے تفسیری مختصر نوٹوں کا ایک حصہ رسالہ الفرقان اور دیگر اخبارات میں چھپ چکا ہے۔ اب سورہ مریم کے مکمل تفسیری مختصر نوٹ چھپ رہے ہیں۔ فی الحال ایک محدود تعداد میں یہ تفسیر چھپوائی جائے گی۔ جو دوست پندرہ نومبر سے پہلے پہلے قیمت اور خرچ ڈاک کے لئے ایک روپیہ بھیجکر اپنا نام اس تفسیر کے خریداروں میں لکھوا لیں گے۔ ان کو فائدہ رہے گا۔

(منیجر الفرقان ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

میاں عبدالرحیم صاحب راٹھور ابن میاں عبدالعزیز صاحب راٹھور سکنہ بالو تحصیل گولگام کشمیر کراچی رہتے تھے۔ انہیں کراچی کے پتہ پر رجسٹری چٹھی لکھی گئی۔ مگر چٹھی واپس آگئی ہے کہ وہ وہاں نہیں رہتے۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو دفتر ہذا کو اپنے ایڈریس سے مطلع فرما دیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے نعم البدل

عزیزم غلام مقتدیٰ بعمر ۱۵ ماہ فوت ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ ہمیں صبر کی توفیق رفیق ہو۔ آمین

(غلام مجتبیٰ از کوئٹہ)

پاکستان کی نئی مرکزی کابینہ کے ارکان

(۲)

مسٹر مرتضیٰ رضا چودھری وزیر مملکت برائے مالیات

مسٹر مرتضیٰ رضا چودھری وزیر مملکت برائے مالیات ۹ ستمبر ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے۔ وہ مالدہ جو اب ضلع راجشاہی میں ہے کے ایک مشہور زمیندار خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو مینا کشی کوٹال بکر خاندان کہلاتا ہے۔ انہوں نے شنگنر اسکول علی پور کلکتہ اور بعد میں سینٹ زیویر کالج میں تعلیم حاصل کی۔

۱۹۳۶ء میں انہیں ضلع بورڈ کا رکن بنا دیا گیا۔ اور وہ مالدہ واپس آ گئے۔

مسٹر چودھری ۱۹۳۷ء میں بنگال کی مجلس قانون ساز میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ تھوڑے عرصہ بعد مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ اور اس وقت سے اب تک اس جماعت سے منسلک ہیں۔

اس کے بعد انہیں مرشد آباد ضلع مسلم لیگ کا صدر اور مرشد آباد ضلع اسکول بورڈ کا صدر منتخب کیا گیا۔ اور وہ تقسیم ملک تک ان عہدوں پر فائز رہے۔

مسٹر چودھری ۱۹۴۶ء میں دوبارہ بنگال کی مجلس قانون ساز کے رکن منتخب ہوئے۔ اور بعد میں مجلس دستور ساز پاکستان کے رکن بھی منتخب کئے گئے۔ مجلس قانون ساز کے رکن کی حیثیت سے بہت سی کمیٹیوں میں کام کیا۔ ۱۹۵۲ء میں بین الاقوامی اقتصادی کانفرنس میں مندوب کی حیثیت سے شرکت کرنے کے لئے ماسکو گئے اور یورپ اور برطانیہ کا دورہ کیا۔

وہ مشرقی پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے رکن اور راجشاہی ضلع مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں۔ انہوں نے غیر منقسم ہندوستان اور پاکستان دونوں میں بہت سی سرکاری کمیٹیوں میں کام کیا ہے۔ آج کل وہ مشرقی بنگال ریلوے کی مشاورتی کمیٹی اور راجشاہی یونیورسٹی سینٹ کے بھی رکن ہیں۔

آنریبل میر غلام علی خان تالپور وزیر اطلاعات و نشریات و تعلیم

آنریبل میر غلام علی خان تالپور پاکستان کے وزیر اطلاعات و نشریات و تعلیم تالپور کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ موصوف ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ حیدر آباد (سندھ)، علی گڑھ اور بمبئی میں تعلیم پائی۔ اور بمبئی یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۳۷ء میں صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ پارلیمانی سیکرٹری مقرر ہوئے ۱۹۴۳ء میں سندھ کے وزیر مال ہوئے

میر غلام علی خان تالپور مختلف عوامی اداروں میں مثلاً جرگوں۔ میونسپلٹیوں اور ہسپتالوں کے کاموں میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ موصوف نے مسلم لیگ کو مقبول بنانے اور سندھ نیشنل گارڈ کے قیام میں نمایاں حصہ لیا ہے۔ مسلم لیگ کے حکم پر موصوف نے اپنا "خان بہادری" کا خطاب واپس کر دیا

میر غلام علی خان تالپور اچھے کھلاڑی ہیں ٹینس اور شکار سے انہیں خاص دلچسپی ہے۔

ڈاکٹر عبد المطلب ملک

آنریبل ڈاکٹر عبد المطلب ملک حکومت پاکستان کی کابینہ میں عمال صحت اور تعمیرات کے وزیر ہیں۔ ۱۹۵۰ء میں تقریباً ایک سال تک حکومت پاکستان کے اقلیتی امور کے نگران وزیر کی حیثیت سے کام کیا۔ مرکزی کابینہ میں شامل ہونے سے قبل موصوف مشرقی بنگال کی حکومت میں زراعت۔ امداد باہمی جنگلات۔ ماہی گیری اور عمال کے وزیر تھے۔

موصوف کل پاکستان آل کانفیڈریشن کی انتظامیہ کمیٹی نیز صوبائی مسلم لیگ مشرقی بنگال کی ورکنگ کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔

ڈاکٹر ملک نے کم عمری میں ہی سیاسی اور معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینا شروع کر دیا تھا۔ اور اپنی طالب علمی کے زمانہ میں بھی بہت سی تحریکوں سے وابستہ تھے۔ موصوف نے خلافت اور عدم تعاون کی تحریکوں میں نمایاں حصہ لیا ۱۹۳۶ء میں ان کے سیاسی رجحانات واضح ہو گئے۔ اور وہ آل انڈیا مسلم لیگ میں شامل ہو گئے۔ تحریک عمال میں بھی حصہ لیا۔ اور کلکتہ کی ہندوستانی کوارٹر ماسٹرس اور ملاحوں کی انجمنوں کے صدر ہو گئے۔ پولیس کے ملازمین کی یونین۔ گودی پر کام کرنے والوں کی یونین۔ پورٹ کمشنر کی یونین اور متعدد دوسری جماعتوں سے وابستہ رہے۔ بحری سیاحوں کی آل انڈیا فیڈریشن کے بانی سیکرٹری تھے۔ اور ۱۹۴۷ء تک بنگال پراونشل ٹریڈ یونین کانگرس کے وائس پریذیڈنٹ رہے۔ آل انڈیا ٹریڈ یونین کانگریس کی انتظامیہ کمیٹی کے رکن بھی تھے اور برصغیر کی تقسیم کے بعد آل پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔

ڈاکٹر ملک کا بین الاقوامی ادارۂ عمال سے عرصے سے تعلق ہے۔ سب سے پہلے غیر منقسم ہند میں انہوں نے بین الاقوامی ادارۂ عمال کی کانفرنس میں مزدوروں کے مشیر کی حیثیت سے شرکت کی اور مشرقی بنگال کا وزیر اور بعد میں مرکزی حکومت کا وزیر بننے کے بعد سے بین الاقوامی ادارۂ عمال کی مختلف کانفرنسوں میں پاکستانی وفود کی قیادت کے فرائض انجام دیئے ۱۹۵۳ء میں بین الاقوامی ادارۂ عمال کی مجلس حاکمہ کے صدر منتخب ہوئے ایشیا اور یورپ میں مذکورہ ادارہ کے اہتمام میں ہونے والی بہت سی کانفرنسوں کا افتتاح کیا۔

لحاظ پیشہ موصوف ایک ڈاکٹر ہیں۔ اور انہوں نے وی آنا میں آنکھ کے اپریشن میں خصوصی تربیت حاصل کی ہے۔ ڈاکٹر کی حیثیت سے وہ متعدد طبی انجمنوں کے عہدیدار بھی رہے ہیں۔

ڈاکٹر ملک چواڈانگا مشرقی پاکستان میں ۱۹۰۵ء میں پیدا ہوئے سوگرا۔ بانکرہ اور کلکتہ میں تعلیم پائی۔ موصوف نے رابندر ناتھ ٹیگور کی شانتی نکیتن یونیورسٹی میں بھی تعلیم حاصل کی ہے۔

مصنوعات کے لئے معیار کی اہمیت

ہمارے ملک کو صنعتی میدان میں قدم رکھتے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے صنعت کاروں کو مختلف اشیاء کی درجہ بندی کی اہمیت کا احساس نہیں ہوا۔ جہاں غیر ممالک میں ہماری درآمدی اشیاء کی قدر و قیمت کو دھکا پہنچ رہا ہے۔ وہاں اندرونی ملک میں بھی عام صارفین ملکی اشیاء کو اشد مجبوری کے بغیر خریدنے سے ہچکچاتے ہیں۔ صنعت کار بجائے اس کے کہ مختلف درجوں اور قسموں کی اچھی اشیاء بنا کر عوام کا اعتماد حاصل کر کے اپنی مصنوعات کی ساکھ بٹھائیں۔ ہمیشہ حکومت سے اس قسم کی اعانت کے طالب رہتے ہیں۔ کہ غیر ملکی اشیاء کی درآمد روک کر ملکی مصنوعات کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ اس سلسلے میں حکومت پر جو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہی صنعت کاروں پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ کوئی بھی عوامی حکومت یہ نہیں کر سکتی۔ کہ تاجروں کے ایک محدود طبقہ کی نکمی اور گھٹیا اشیاء کو اس قسم کا تحفظ دے کر صارفین پر سے ان کی پسند کا حق چھین کر انہیں گاڑھے پسینے کی کمائی نکمی اور گھٹیا مصنوعات خریدنے پر مجبور کرے۔ بلکہ یہ فرض صنعت کاروں پر عائد ہوتا ہے۔ کہ وہ مصنوعات کو اس حد تک جاذب۔ پائیدار اور فائدہ مند بنائیں۔ کہ یہ چیزیں اپنی اوصاف کی بناء پر مقبول ہو سکیں۔ معیاری مصنوعات کی تیاری سے جہاں صنعت کاروں کے کاروبار میں اضافہ ہوگا وہاں عوام کے اندر خود بخود ملکی مصنوعات کی حوصلہ افزائی کرنے کا جذبہ پیدا ہوگا۔ یعنی اس طرح صارفین اور صنعت کاروں دونوں فریقوں کو تحفظ مل جائے گا۔

معیار اور درجہ کے مطابق اشیاء کی تیاری اچھے کاروبار کے فروغ کی ضامن ہو سکتی ہے۔ بد قسمتی سے عام طور پر صنعت کاروں کے طبقے میں اس طرف بہت کم توجہ دی جاتی ہے۔ حالانکہ صارفین کے علاوہ اس میں خود صنعت کا مفاد مضمر ہوتا ہے دنیا کے تقریباً ہر صنعتی ملک میں اشیاء کی درجہ بندی اور معیار بندی کا کام حکومت کی طرف کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ایک مرکزی ادارہ قائم کیا جاتا ہے۔ جو مختلف قسم کی جانچ پڑتال اور چھان بین کرنے کے لئے کئی کمیٹیاں تشکیل کرتا ہے۔ جن میں تاجروں، صنعت کاروں اور صارفین کے نمائندے موجود ہوتے ہیں۔ ان کمیٹیوں کی رکنیت کی تعداد ہزاروں سے بھی اوپر پہنچتی ہے۔ اور یہ لوگ مختلف حصوں سے چنے جاتے ہیں۔

یہ ادارہ سب سے پہلے ہر قسم کی مصنوعات اور اشیاء کیلئے مختلف معیار اور درجے اور اقسام مقرر کرتا ہے۔ اس ادارے کی ذیلی کمیٹیاں ملک کے مختلف حصوں میں تیار ہونے والے تمام تجارتی اور صنعتی اداروں کی اشیاء کی پوری طرح چھان بین اور دیکھ بھال کر کے اس امر کا اندازہ لگاتی ہیں۔ کہ یہ اشیاء مقررہ معیار اور درجے اور وزن کے مطابق ہیں۔ اگر یہ چیزیں قائم کردہ معیار پر پوری اتریں۔ تو ان صنعتی اور تجارتی اداروں کو معیار اور درجے کے سرٹیفکیٹ دے دیئے جاتے ہیں۔ جو اس ادارے کی مصنوعات کے معیاری ہونے کے ضامن ہوتے ہیں ان سرٹیفکیٹوں کی بدولت کئی کاروبار چمک جاتے ہیں۔ ان کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ عام گاہک اور صارف ان سرٹیفکیٹوں کو دیکھ کر ان کے درجے اور معیار کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ اور بڑے اعتماد سے خریدتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ سرٹیفکیٹ عوام میں ان مصنوعات کی مقبولیت کا بہت بڑا ضامن بن سکتا ہے اور ایسی اشیاء اگر برآمد کی جائیں۔ تو غیر ممالک میں ان سے اس ملک کی نیک نامی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ جوں جوں معیاری اشیاء عام ہوتی ہیں۔ توں توں ان کی مانگ اور دائرہ اثر میں اضافہ ہوتا ہے۔ فروخت بڑھتی ہے۔ اور غیر ممالک تک میں ایسی چیزیں درآمد کر کے ملک کی اقتصادی خوشحالی میں اضافہ کر سکتی ہیں اور اندرون ملک سے غیر ملکی اشیاء کی کھپت اور ان کا تسلط اٹھ جاتا ہے۔

اس وقت جب کہ پاکستان کی صنعتی ترقی کے لئے امکانی کوشش اور سرمایہ صرف کیا جا رہا ہے۔ ہمارے صنعت کاروں اور تاجروں کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی اور اپنے ملکی مفاد کی بہتری کیلئے ایسے معیاری ادارہ کے سلسلے میں حکومت سے تعاون کریں۔

ملک کے اس دور میں جب کہ صنعتوں کے فروغ کے لئے ہمیں وافر مقدار میں غیر ملکی زرِ مبادلہ کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ اس سے مشینیں اور دیگر ضروری سامان منگوایا جا سکے۔ ہمارے لئے یہ زرِ مبادلہ حاصل کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ ملک میں پیدا ہونے والی معدنی اشیاء اور زرعی اجناس فروخت کے لئے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا کئے جائیں۔ اور ہماری معدنی اشیاء اس حالت میں غیر ملکی منڈیوں میں

باقی بر صفحہ ملاحظہ فرمائیں

ایشیائی ممالک کی غربت کے باعث کمیونزم کے پھیلنے کا خدشہ ہے

سید امجد علی کی تقریر

واشنگٹن ۲۹ اکتوبر۔ امریکہ میں پاکستانی سفیر سید امجد علی نے امید ظاہر کی ہے۔ کہ کراچی میں پارلیمانی تنازعہ کے ختم ہو جانے سے توقع ہو گئی ہے۔ کہ پاکستان مسٹر محمد علی کی قیادت میں حسب سابق آزاد ممالک کے ساتھ کمیونزم کے خلاف صف آراء رہے گا۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اجتماعی تحفظ کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ چنانچہ پاک ترکیہ معاہدہ اس کا واضح ثبوت ہے۔ مسٹر امجد علی نے تنبیہہ کی۔ اور بتایا کہ کمیونزم کے خلاف دفاعی مورچے میں ایشیائی ممالک کی غربت ایک ایسا شگاف ہے۔ جس کے ذریعہ ان ملکوں میں کمیونزم پھیلنے کا اندیشہ لاحق ہے۔ بایں ہمہ پاکستان تعمیر اور ترقی کے منصوبوں پر عمل کر کے اپنے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ اور مذکورہ شگاف کو مؤثر طریقے سے فوری طور پر بند کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا۔ بھوکے شخص کے لئے چار روٹیاں چار آزادیوں سے زیادہ اہم ہیں۔

عطاء الرحمٰن سہروردی ملاقات

زیورچ ۲۹ اکتوبر۔ مسٹر عطاء الرحمٰن لندن سے یہاں پہنچے۔ جہاں وہ مولانا بھاشانی سے بات چیت کے لئے گئے تھے۔ آمد کے فوراً بعد وہ مسٹر حسین شہید سہروردی سے ملنے چلے گئے۔ اور ان سے پاکستان کی حالیہ تبدیلیوں پر بڑی دیر تک بات چیت کرتے رہے۔ مسٹر عطاء الرحمٰن نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اب مشرقی پاکستان میں گورنری راج ختم کر کے متحدہ محاذ کو ایک نئی کابینہ بنانے کی اجازت دینی چاہیئے۔

وزیر اعلیٰ سرحد کراچی میں

پشاور ۲۹ اکتوبر۔ وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبد الرشید یہاں سے بذریعہ طیارہ کراچی پہنچ گئے۔

بھارتی کابینہ میں اہم تبدیلیوں کا امکان

بھارت کی مرکزی کابینہ کے ارکان میں اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی ہے۔ اور مقامی سیاسی حلقے وثوق سے کہہ رہے ہیں۔ کہ پنڈت نہرو کی واپسی پر بھارت کی مرکزی کابینہ میں بہت سی تبدیلیاں ظہور پذیر ہوں گی۔ اگرچہ بھارت کے سیاسی حلقے مرکزی وزارت میں گروپ بازی کو اچھی نظروں سے نہیں دیکھ رہے۔ تاہم پنڈت نہرو کی موجودہ قیادت کو بھی عوام کو مطمئن کرنے میں کوئی خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اور نہرو گروپ کی مخالفت اب اس حد تک بڑھ چکی ہے۔ کہ راجندر پرشاد بھی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور صلح اور تعاون کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔ بہر حال اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ بھارتی سیاست کس کروٹ بیٹھتی ہے۔

پاکستانی اور امریکی جنگی جہازوں کی مشترکہ جنگی مشقیں

استنبول ۲۹ اکتوبر۔ پاکستانی بحریہ کے چار بحری جہاز مالٹا کے جزیرہ کے قریب مشترک پاک امریکی جنگی مشقوں میں پچھلے دو روز سے شریک ہیں۔ یہ اعلان بحیرہ روم کی امریکی بحرہ کے سرکاری بیان میں کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ان جنگی مشقوں میں پاکستانی جنگی جہازوں کی قیادت خود ایڈمرل چودھری نے کی۔ چھٹے امریکی بحری بیڑے کی کمانڈ ایر ایڈمرل سی واریان کر رہے ہیں۔ حملہ آور ہوائی جہازوں کو مار گرانے اور دشمن کی آبدوزوں کا مقابلہ کرنے کی مشقیں کی گئیں۔ ان مشقوں کی کمان ایڈمرل چودھری اور ایڈمرل واریان یکے بعد دیگرے کرتے رہے۔ جنگی مشقوں کے خاتمے پر ایڈمرل چودھری نے خوشی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ یہ مشقیں بہت دلچسپ تھیں۔ امریکی جنگی بیڑے کے کمانڈر وائس ایڈمرل سی کومبر نے ایڈمرل چودھری کو اپنے جہاز سے ایک پیغام دیتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستانی اور امریکی جنگی جہازوں کی مشترکہ جنگی مشقوں سے میں بہت خوش ہوا ہوں۔

ڈھاکہ ۲۹ اکتوبر۔ عالمی بنک کے دو نمائندے مسٹر پرونم اور مسٹر ٹولی ڈھاکہ پہنچ گئے۔ عالمی بنک کے افسر ول مرکزی اور صوبائی حکومت کے بڑے بڑے افسروں سے گفت و شنید کریں گے یہ مذاکرات اس قرضے سے متعلق ہیں۔ جو حکومت پاکستان نے عالمی بنک سے قومی ترقی کے

مصنوعات کیلئے معیار کی اہمیت

(بقیہ صفحہ ۶)

مقبول ہو سکتی ہیں۔ جبکہ انہیں مناسب درجہ بندی کر کے صاف ستھری اور قابل استعمال حالت میں باہر بھیجا جائے۔ گندا ملاوٹ والا اور ناقص مال بھیجنے سے جہاں ملکی شہرت کو نقصان پہنچے گا۔ وہاں ان چیزوں کی برآمد پر بھی خاصہ اثر پڑے گا۔ اس لئے حکومت کے علاوہ ہمارے تاجروں اور صنعت کاروں کا بھی فرض ہے۔ کہ اس سلسلے میں ناجائز منافع کمانے کے لئے گھٹیا قسم کی اشیاء کی برآمد سے پرہیز کریں۔ اور خود اپنے مفاد کے لئے حکومت کو مجبور کریں۔ کہ اون۔ کپاس۔ کھالوں۔ پٹ سن اور دیگر اشیاء کی درجہ بندی کی اسکیم رائج کرے۔ ملک سے برآمد ہونے والی تمام اشیاء کو درجہ بندی کے بورڈ سے پاس کرائے

عوامی لیگ کا کنونشن نومبر میں ہوگا

ڈھاکہ ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر حسین شہید سہروردی کی زیورچ سے مراجعت کے بعد کراچی میں عوامی لیگ کی ایک کانفرنس بلائی جائے گی۔ عوامی لیگ کے حلقوں نے عندیہ ظاہر کیا۔ کہ مغربی بنگال اسمبلی کی متحدہ پارٹی تازہ سیاسی صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے پارٹی کا ایک اجلاس منعقد کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش میں ہے۔ دریں اثناء عوامی لیگ گروپ متحدہ محاذ میں یہ کوشش بھی کر رہا ہے۔ کہ مسٹر اے کے فضل الحق کی قیادت سے خلاصی حاصل کر کے کوئی نیا لیڈر منتخب کیا جائے۔

پنجاب میں ملیریا پھوٹ پڑنے کا خطرہ

لاہور ۲۸ اکتوبر۔ پنجاب کی حالیہ بارشوں اور سیلابوں سے جو علاقے متاثر ہوئے ہیں۔ ان میں مچھروں کی پیدائش کے زبردست اضافہ کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ بعض علاقوں میں مچھروں کی تعداد اس قدر پریشان کن حد تک بڑھ گئی ہے۔ کہ لوگ راتوں کو سو نہیں سکتے۔ امسال ملیریا کی زیادتی کی اطلاعات بھی ملی ہیں۔ جن علاقوں میں اب تک پانی کھڑا ہے۔ ان کی صورتِ حال تشویشناک ہے۔ صحتِ عامہ کے حکام کی تدابیر ناکافی ثابت ہونے کی خبریں ملی ہیں۔ اگر صورت حال یہی رہی۔ تو صوبہ میں عدیم المثال ملیریا پھوٹ پڑنے اور بکثرت افراد ہلاک ہونے کا خدشہ ہے۔

لاہور میں اونی کپڑے کی قلت

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ سردیوں کا موسم شروع ہو چکا ہے۔ مگر لاہور کے بازاروں میں گرم کپڑے کی زبردست کمی ہے۔ ہزاروں ضرورت مند پریشان ہیں۔ جن دوکانوں پر معمولی سٹاک ہے۔ مگر کپڑے کی قیمتیں آسمان سے باتیں کر رہی ہیں۔ شہر کے پارچہ فروشوں کا کہنا ہے۔ کہ اونی کپڑا درآمد کرنے کے لائسنسوں کی منظوری کے آثار اب تک نظر نہیں آ رہے ہیں۔ خدشہ ہے کہ اس مرتبہ ہر طبقہ کے لوگوں کو جاڑوں میں کافی تکلیف اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا بننے کا اون بھی کم مقدار میں نظر آتا ہے۔ اور اس کی قیمتیں بھی بہت زیادہ ہیں۔

اشتراکی جرمنی سے دس لاکھ سے زائد افراد فرار ہو چکے ہیں

برلن ۲۹ اکتوبر۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مشرقی جرمنی کے دس لاکھ سے زائد باشندے مغربی جرمنی میں پناہ گزیں ہو چکے ہیں۔ جرمنی کے اتحاد کے متعلق باقی ماندہ ایک کروڑ ستر لاکھ باشندوں کا کیا خیال ہے۔ اس کا اندازہ ان واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو مشرقی جرمنی سے بھاگ کر مغربی برلن آنے والے بیان کرتے ہیں۔ اور جہاں پہنچ کر وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک نئی دنیا میں آ گئے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے تو اب بغاوت کا خیال ہی ترک کر دیا ہے۔ وہ یا تو خوف زدہ اور ہراساں ہیں۔ یا ان پر مردنی اور پژمردگی چھا گئی ہے۔ یا انہیں مغربی جرمنی سے اب کوئی توقع نہیں رہی۔ یا انہوں نے اپنے حال اور مستقبل کے متعلق کچھ سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ مشرقی جرمنی کے اب زیادہ سے زیادہ باشندے یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ جرمنی والوں کے خیال میں ان کے علاقے کو اب اشتراکی دنیا سے واپس نہیں لیا جا سکتا۔ مشرقی جرمنی کی جمہوریہ کے قیام کے بعد کمیونسٹوں نے آہستہ آہستہ لیکن منظم طور پر نظامِ حکومت پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ حکومت کی کلیدی اسامیوں پر وہی مامور ہیں۔ مشرقی جرمنی چودہ اضلاع میں بٹا ہوا ہے۔ اور ان سب کے چیئرمین کمیونسٹ ہیں۔ مختلف محکموں کے ڈھائی ہزار اعلیٰ افسروں میں ۹۸ فی صد کمیونسٹ ہیں۔ اور تمام عوامی تنظیموں مثلاً نوجوان کی تحریک۔ عورتوں کی تحریک۔ کسانوں کی امداد باہمی کی انجمنیں اور ٹریڈ یونین کی تحریکوں پر کمیونسٹوں کا غلبہ ہے۔

لارڈ مونٹ بیٹن کا نیا عہدہ

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ لنڈن سے اطلاع ملی ہے کہ بھارت کے آخری وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن برطانوی بحریہ کے فرسٹ لارڈ اور چیف آف نیول سٹاف مقرر کئے گئے ہیں۔ برطانوی بحریہ میں یہ سب سے بڑا عہدہ ہوتا ہے۔ لارڈ مونٹ بیٹن اس عہدے کا چارج سر روڈرک موگرگور سے مارچ ۱۹۵۵ء میں لے لیں گے۔

نیویارک ۲۹ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی میں تخفیف اسلحہ کے متعلق روس اور مغربی ممالک کے درمیان خفیہ بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے فیصلہ کی تجویز منظور ہو گئی۔

حضرت مصلح موعود کا ارشاد

اس وقت تلوار کے جہاد کی بجائے تبلیغ اسلام کا جہاد ہر مومن پر فرض ہے۔ اس لئے آپ اپنے علاقہ کے جن مسلمان اور غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے پتے روانہ فرمایئے۔ پتے خوشخط ہوں۔ ہم ان کو مناسب لٹریچر روانہ کریں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اخوان المسلمین کے چار سو سے زیادہ ممبر گرفتار کئے جا چکے ہیں

قاہرہ ۲۹ اکتوبر: مصر میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جب سے اخوان المسلمین کے ایک ممبر نے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر کو قتل کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ اس وقت سے اب تک اس جماعت کے چار سو سے زیادہ ممبر گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

افریقی ایشائی ملکوں کی کانفرنس

جکارتا ۲۹ اکتوبر: انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو نے کہا ہے۔ کہ انڈونیشیا آئندہ فروری میں افریقہ اور ایشیائی ملکوں کی کانفرنس بلائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ کہ کولمبو طاقتوں کی آئندہ کانفرنس جکارتا میں ہوگی۔

انڈونیشیا میں پہلے عام انتخابات کی تیاریاں

جکارتا ۲۹ اکتوبر: انڈونیشی حکومت پہلے عام انتخابات کرنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ یہ انتخابات اگلے سال مئی میں ہوں گے۔ بعض سیاسی جماعتوں نے ابھی سے انتخابی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں۔ ان میں کمیونسٹ بھی ہیں۔ جو اکثریت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ مشومی مسلم پارٹی نے بھی انتخابی مہم شروع کر دی ہے۔

نہری پانی کے متعلق تفصیلی منصوبہ

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر: عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر گارڈنر نے جو آج کل ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ نئی دہلی میں کہا ہے۔ کہ آئندہ ماہ واشنگٹن میں پاکستان۔ ہندوستان اور عالمی بنک کی جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں دریائے سندھ کے پانی کی تقسیم کے لئے ایک تفصیلی منصوبہ تیار ہو جائے گا۔

مشرقی بنگال میں نو لاکھ اشخاص کے ٹیکے لگ چکے ہیں

ڈھاکہ ۲۹ اکتوبر: ایک خبر رساں ایجنسی نے ڈھاکہ سے خبر دی ہے کہ مشرقی بنگال میں وبائی بیماریوں کی روک تھام کیلئے اب تک نو لاکھ اشخاص کے ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔

مشرق وسطیٰ میں برطانوی پالیسی

لنڈن ۲۹ اکتوبر: برطانوی حکومت کی طرف سے اسرائیل کو ایک یادداشت بھیجی گئی ہے۔ جس میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ عربوں اور اسرائیل کے باہمی تنازعات ہر ممکن اور پُر امن طریق سے تصفیہ کرنے کو تیار ہے۔ سرحدوں کے باہمی جھگڑوں کے تصفیہ پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس یادداشت میں کہا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت اسرائیلی حکومت کے خدشہ کا اعتراف کرتی ہے۔ اسے اس بات کا پورا یقین ہے کہ مشرق وسطیٰ میں جو کھچاؤ پایا جاتا ہے۔ وہ اینگلو مصری معاہدے کی وجہ سے کم ہو جائیگا۔ عرب ملکوں اور مغربی طاقتوں کے مابین اعتماد کو وسعت دینے سے اس علاقہ کے بڑے مسائل کے حل کرنے میں سہولت ہوگی۔ یادداشت میں اسرائیل

لاہور میں درآمد شدہ سوتی کپڑے کی تقسیم

لاہور ۲۹ اکتوبر: ایک سرکاری اطلاع میں کہا گیا ہے کہ لاہور کے راشن بندی والے علاقہ میں ۲ نومبر ۱۹۵۴ء سے درآمد شدہ سوتی کپڑے کی تقسیم شروع ہو جائے گی۔ مختلف وارڈوں میں کپڑے کی تقسیم کے ۸۵ ڈپو قائم کئے گئے ہیں۔ تاکہ خریداروں کی ضروریات پوری ہو سکیں۔ یکم اکتوبر ۱۹۵۴ء سے قبل ہونے والے راشن کارڈوں پر صارفین کو تین گز فی کس کے حساب کپڑا حاصل کرنے کا حق ہوگا۔ ہر ایک مستحق کارڈ ہولڈر کو یقین دلایا جاتا ہے۔ کہ چونکہ کراچی سے کپڑے کی تازہ سپلائی موصول ہوتی رہے گی۔ اس لئے جلد یا بدیر اسے اس کے حصہ کا کپڑا مہیا کیا جائے گا۔

عوام کی سہولت کے پیش نظر راشن ڈپوؤں میں کپڑے کے ڈپو بھی کھول دیئے گئے ہیں۔ عوام ڈپو کے ہولڈر کے پاس موجودہ سٹاک میں سے جس قسم کا کپڑا لینا چاہیں۔ خرید سکیں گے۔ مذکورہ ڈپو صبح نو بجے سے بارہ بجے تک اور دو بجے دوپہر سے پانچ بجے شام تک کھلے رہیں گے۔

شالامار باغ یکم نومبر کو بند رہیگا

لاہور ۲۹ اکتوبر: چونکہ شالامار باغ کی مرمت اور صفائی ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ باغ عوام کے لئے یکم نومبر ۱۹۵۴ء کو بند رہے گا۔ اور اس تاریخ کی بجائے ۸ نومبر کو باغ مستورات کے لئے کھلے گا۔

سیالکوٹ ڈسٹرکٹ بورڈ کے انتخابات

لاہور ۲۹ اکتوبر: حکومت پنجاب نے آئندہ عام انتخابات سے متعلق اور اس کے بعد کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ سیالکوٹ کے ممبروں کی تعداد ۵۶ مقرر کر دی ہے۔ جو سب کے سب منتخب ہوا کریں گے۔ ان میں سے ۴۹ مسلم (مرد)، ۲ خواتین (مسلم اور اقلیتیں) اور ۴ اقلیتیں (مرد)

کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ اینگلو مصری معاہدہ کا کوئی جارحانہ مقصد نہیں ہے۔ اس میں ایک شق موجود ہے۔ جس کی رو سے سویز کے راستے جہاز لیجانے کی آزادی ہوگی۔ اس معاہدہ میں برطانیہ کے مصر کو ہتھیار دینے کا کوئی وعدہ نہیں ہے۔ آگے چل کر کہا گیا ہے کہ برطانوی حکومت کی مشرق وسطیٰ کی پالیسی ابھی تک مئی ۱۹۵۰ء کے سہ طرفہ اعلان کے تحت ہے۔ (ر۔ ا۔ س)

سندھ کے سیاسی لیڈروں کی طرف سے گورنر جنرل کے فیصلے کا خیر مقدم

حیدرآباد ۲۹ اکتوبر: سندھ جناح عوامی لیگ کے صدر اور سیکرٹری نے ایک مشترکہ بیان میں گورنر جنرل کے حالیہ اقدام کو سراہا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں گورنر جنرل کو پوری حمایت کا یقین دلایا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے۔ کہ جمہوریت کا یہی تقاضہ تھا۔ کہ عوام کے نمائندوں کو برسر اقتدار لایا جائے۔ ان حالات میں کہ دستور ساز اسمبلی ایک بے معنی سی چیز بن کر رہ گئی تھی۔ گورنر جنرل کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ کہ وہ اس کو ختم کر دیتے۔

بلدیہ حیدرآباد کے نائب صدر مسٹر کے۔ بی غفار نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ ملک میں ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ گورنر جنرل کو اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ تھا۔ کہ آئین ساز اسمبلی کو توڑ کر ملک میں نئے انتخابات کرائے۔ انہوں نے حیدرآباد کے عوام کی طرف سے گورنر جنرل کا شکریہ ادا کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں آگے چل کر کہا ہے۔ کہ گورنر جنرل کا یہ اقدام بڑا دانشمندانہ اور سوچا سمجھا ہوا تھا۔ سندھ چیمبر آف کامرس کے سیکرٹری نے بھی ایک بیان دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں بتایا ہے۔ کہ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کا یہ اقدام جمہوری تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ یوسف نے اپنے بیان میں سندھ کے تاجروں کی طرف سے پوری حمایت کا یقین دلایا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ غیر نمائندہ اسمبلی کو ختم کر دیا جائے۔ اس سے بہترین انتظامیہ معرض وجود میں آ گئی ہے۔ اور جمہوری اصولوں کو تقویت ملے گی۔

پانڈی چری میں انتقال اختیارات کی رسم

دہلی ۲۹ اکتوبر: پانڈی چری میں فرانسیسی حکومت کی طرف سے حکومت ہند کو اختیارات حکمرانی منتقل کئے جانے والے ہیں۔ یہ رسم شاندار طور سے منائی جائے گی۔ تیاریاں ہو رہی ہیں۔

اب اس امر کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر آر کے نہرو بذات خود مذکورہ بالا تقریب میں حصہ لیں گے۔ یکم نومبر کو اختیارات حکمرانی حکومت ہند کے سربراہ کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم نہرو نے پیکن میں اپنی مصروفیات کے باوجود پانڈی چری میں انتقال اختیارات کی رسم کے متعلق تفصیلی ہدایات ارسال کی ہیں۔

طیارہ کے حادثہ میں انجینئر کی ہلاکت

کراچی ۲۹ اکتوبر: بی۔ او۔ اے۔ سی کے ایک طیارہ کو کراچی کے فضائی اڈے میں ایک حادثہ پیش آ گیا تھا۔ اس طیارہ کو اٹھانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ اس صورت میں چند تختے ٹوٹ گئے اور سٹیشن انجینئر مسٹر جے رائس اس کے تلے دب کر سخت مجروح ہو گئے۔ زخم اس قدر کاری تھے۔ کہ اس کی موت فوراً ہی واقعہ ہو گئی۔

آسٹریلیا ہندوستان اور پاکستان کے قضیہ میں مسلح مداخلت نہ کریگا

کین برا ۲۹ اکتوبر: پارلیمنٹ میں معاہدہ سیٹو کی تصدیق کیلئے ایک بل پیش کرتے ہوئے وزیر خارجہ آسٹریلیا مسٹر رچرڈ کیسے نے کہا ہے۔ کہ آسٹریلیا نے سیٹو میں شرکت اور دولت مشترکہ کے ارکان سے اپنے روابط کے مسئلہ پر اچھی طرح غور کر لیا ہے۔ یہ مسئلہ خصوصیت سے میرے ذہن میں تھا۔ کہ آیا ہندوستان اور پاکستان کے نزاع کی صورت میں آسٹریلیا کو اس معاہدہ کے تحت مسلح مداخلت کرنی پڑے گی؟ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ آسٹریلیا اخلاقی وجوہ یا کسی اور بنا پر دولت مشترکہ کے کسی رکن کے مقابلہ میں فوجی اقدام نہ کرے گا۔ وزیر اعظم پاکستان کو سیٹو پر دستخط سے پہلے اس بارے میں آسٹریلیا کے نقطۂ نگاہ سے مطلع کر دیا گیا تھا۔

مسٹر کیسے نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ اس کا امکان ہے۔ کہ تھائی لینڈ عنقریب ہی کمیونسٹوں کے زیر اثر آ جائے۔ اس علاقے میں جو کچھ ہو چکا ہے۔ آسٹریلیا اس سے بے تعلق نہیں رہ سکتا۔ اگر تمام ہند چینی کمیونسٹوں کے زیر اثر آ گیا۔ تو ملایا اور سنگاپور کی طرف کمیونسٹوں کی راہ صاف ہو جائے گی۔ اور کمیونسٹ جزیرہ نمائے ملایا سے آسٹریلیا پر اقتدار قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور یورپ سے اس کا سلسلہ منقطع کر دیں گے۔

حکومت آسٹریلیا معاہدہ سیٹو کو محض آسٹریلیا کے لئے ایک سہارا نہیں سمجھتی۔ بلکہ جنگ کی صورت میں جارحانہ اقدام کو روکنے کے لئے ایک موثر تدبیر سمجھتی ہے۔ اگر کمیونسٹوں کی راہ میں کوئی مزاحمت نہ ہوئی۔ تو یقین ہے۔ وہ جارحانہ اقدام کی کوشش کرینگے اور اپنے دائرہ اثر کو بڑھائیں گے۔ اس علاقہ میں کوئی ملک اس قدر طاقتور نہیں۔ کہ بجائے خود کمیونسٹوں کو روک سکے۔

ان حالات میں باہمی تحفظ کے لئے ایک معاہدہ کی ضرورت تھی۔ سیٹو کے بعد یہ سوال زیر غور ہے۔ کہ تخریبی اقدام کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔ جو کمیونسٹوں کا خاص حربہ ہے۔

سرد جنگ کمیونسٹوں کا فن ہے

کمیونسٹوں نے سرد جنگ کے مختلف پہلوؤں کو ترقی دے کر فن کی حد تک پہنچا دیا ہے۔ اور ہم نے اب تک تخریبی اقدامات کا کوئی موثر توڑ دریافت نہیں کیا۔